رجسٹرڈ ایل نمبر

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

انہ اوی القریہ

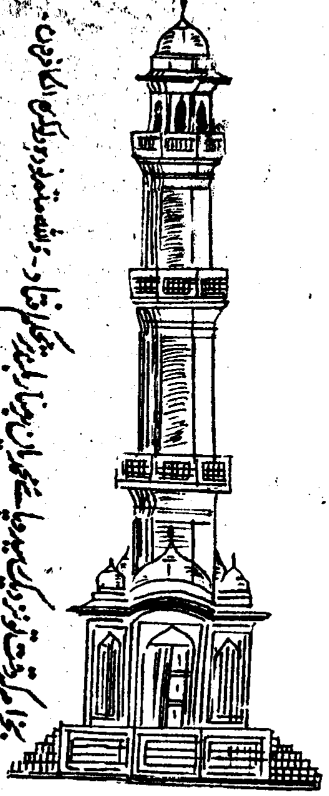
الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی — دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

(۱) عوام سے صہ (۲) خواص و سعاوتین سے عنا (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والوں سے سے (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے سے کم آمدنی والے لوگوں سے عہ

نمبر ۲۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۵ء ۲۷ جمادی الاول ۱۳۲۳ھ | جلد ۹



فہرست مضامین

۳۱ اگست ۱۹۰۵ء تک خاص رعایت

کارخانہ الحکم کی بعض جدید الطبع کتابوں کے لئے جگہ نکالنے کیواسطے ۳۱۔ اگست ۱۹۰۵ء تک مندرجہ ذیل کتابوں میں خاص رعایت کیجاتی ہے یاد رکھئے ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء کے بعد یہہ رعایت جاری نرہیگی۔ اس اثنا میں خصوصاً گذشتہ سالوں کے بعض فائل خریدنے میں آپ کو بہت بڑا فائدہ رہیگا کیونکہ گذشتہ سالوں کے فائل ہمیشہ دوچند قیمت پر دئے جاتے ہیں۔

۱۹۰۲ء کا فائل الحکم صہ صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی۔
۱۹۰۴ء " صہ "
ازالہ اوہام ہر دو جلد عہ "
آسمانی فیصلہ ۲ر
مسلمانوں کا خدا اور اسکے حضور دعا ۸ر
ردشیعہ و خط نسخ ۸ر
حضرۃ اقدس کی پرانی تحریریں ۱۰ر صرف پچیس درخواستوں کی تعمیل ہوگی۔
ست بچن و آریہ درم ۱۰ر
تفسیر سورہ بقرہ عہ صرف سو درخواستوں کی تعمیل ہوگی۔
وحدت وجود پر خط اور تقریر نماز ۱ر
برہان الحق ۲ر
النصح ۱ر
سلک مروارید حصہ اول ۳ر صرف سو درخواستوں کی ہوگی۔
اصلاح النظر ۲۰ر صرف بیس درخواستوں کی تعمیل ہوگی
الانذار ۲ر صرف ۸۰ درخواستوں کی تعمیل ہوگی
رپورٹ جلسہ سالانہ ۸ر صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی۔
اربعین ہر چہار نمبر ۳ر

تمام

درخواستوں کی تعمیل بذریعہ وی پی ہوگی۔ اور تمام درخواستیں دفتر الحکم کے نام آنی چاہئیں۔

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ علے الارض مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اہل بیت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے خیریت سے ہیں۔ بزرگان ملت کی صحت بھی الحمد للہ اچھی ہے۔ حضرت مسیح موعود براہین احمدیہ جلد پنجم کا ضمیمہ لکھہ رہے ہیں جو ۱۲۰ صفحہ تک پریس میں جا چکا ہے۔

۲۔ موسمی حالت بدستور ہے البتہ ہفتہ زیر اشاعت میں بارش ہوگئی تاہم جو وقت دہوپ نکلتی ہے سخت جانگذا ہوتی ہے۔ اور حبس جب ہوتا ہے تو دم گھٹنے لگتا ہے۔

۳۔ ۲۶۔ جولائی ۱۹۰۵ء کی صبح کو قبل نماز صبح زلزلہ کا ایک شدید دہکا لگا الحمد للہ ہر طرح خیریت رہی ہے۔

۴۔ مدرسہ تعلیم الاسلام موسمی تعطیلات کیلئے غالباً اگست کے آخری ہفتہ میں بند ہوگا۔

انتقال

جناب مولوی عبد الحق صاحب سید والہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ انکی اہلیہ جو مغفور مولوی جمال الدین صاحب کی دختر نیک اختر تہیں کچہہ عرصہ تک بیمار رہ کر ۲۲۔ جولائی ۱۹۰۵ء کو فوت ہوگئیں۔ مرحومہ سلسلہ عالیہ میں داخل تہیں۔ آخر وقت تک یہہ خواہش کرتی رہیں کہ مجھے قادیان لے چلو تاکہ میرا جنازہ خود حضرت امام علیہ السلام پڑہیں۔ لیکن مرحومہ کی یہہ التجا جنازہ غائب کیصورت میں ہی پوری ہونی مقدر تہی۔ بہرحال ہر جگہ کی احمدی جماعت مرحومہ کا جنازہ پڑہ دے۔ مولوی عبد الحق صاحب مرحوم مولوی جمال الدین صاحب کی طرح سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک پرجوش مبلغ ہیں اور اپنے علاقہ میں نہایت عزت و وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ دیندار اور زیرک ہیں۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور مولوی صاحب ممدوح کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرماوے۔ آمین۔

خریداران الحکم کی توجہ طلب

۱۔ ہر خریدار ہر قسم کی خط و کتابت متعلقہ اخبار میں اپنی چٹ کا نمبر ضرور درج کرے ورنہ عدم تعمیل ارشاد کی شکایت معاف۔

۲۔ جو صاحب عند الطلب قیمت ادا کرنے کے لئے طیار نہیں ہیں وہ آئیندہ الحکم کی خریداری کے لئے ہرگز درخواست نکریں کیونکہ بدون وصولی قیمت پیشگی آئیندہ الحکم کسی کے نام جاری نہوگا۔

۳۔ جن احباب کے ذمہ الحکم کا مطالبہ باقی ہے انکے نام وی پی جاری ہو رہے ہیں کارخانہ پابند نہیں ہے کہ انکو علیحدہ اطلاع بھی دے۔ ہاں اگر حساب میں کوئی غلط فہمی ہو تو وہ وی پی امانت رکھکر اسکا تصفیہ کرسکتے ہیں واپس کرنے میں ایک خادم دین کارخانہ کے قیمتی وقت کے نقصان کے علاوہ مالی نقصان بھی ہوتا ہے جسکے ذمہ وار وہی بزرگ ہیں۔ — عہ

کیا اسلام کیلئے تنزل لازمی ہے؟

(۱) ہم عصر عصر جدید مالیر کوٹلہ کی مئی ۱۹۱۰ء کی شاعت میں ایک سوال جواب طلب ایڈیٹر صاحب کیطرف سے شائع ہوا ہے ایڈیٹر صاحب نے سوال مذکور کے جواب کے لئے بارہ اخبار نویسون اور آٹھہ اہل قلم علماء کو توجہ دلائی ہے اخبار نویسون کے ضمن مین ایڈیٹر صاحب نے ہیمنر ایڈیٹر الحکم کو بہی متوجہ کیا ہے۔ مین آجتک منتظر تہا کہ ان مخاطب اخبار نویسون یا علماء مین سے کوئی صاحب اس سوال پر قلم اٹہاتا۔ لیکن مین افسوس سے ظاہر کرتا ہون کہ میری نظر سے ابھی تک کوئی جواب سوال مذکور کا نہین گذرا۔ پس جہانتک اللہ تعالےٰ نے مجھے سمجھ اور قوت تحریر دی ہے مین اسکے موافق اس سوال کے جواب پر قلم اٹہاتا ہون وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

اس مضمون پر قلم اٹہانے سے پیشتر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اصل سوال کو اول درج کردیا جاوے۔

سوال

مسلمانون کے مذہب مین کچھہ ایسے بیج زوال۔ بے اعتدالی۔ اور انحطاط کے موجود ہین کہ جہاں یہہ مذہب جاتا ہے خرابی لاتا ہے۔ ایران یا کشمیر کی آسین ذہین نسلون کو اور خوشگوار ... تاتاری اور مغل کی جری قومون پر نظر ڈالو تب۔ عرب اور افریقہ کے صحراؤن مین جاؤ تو۔ ہندوستان کی مخلوط النسل اقوام کو تو ہر جگہ آپ کو یکسان بے اعتدالی۔ جہالت۔ خرابیان۔ سستی اور پستی ملے گی۔ پس نسل آب و ہوا۔ زبان وغیرہ کے اضافی اختلافات کو دور کرو۔ اور ان سے قطع نظر کرو تو اصل مشترک مذہب باقی رہ جاتی ہے۔ ہندو مسلمانون کا زوال انکے مذہب کیوجہ سے ہے؟

تم کلامہ

یہہ سوال ہے جو مالیر کوٹلہ کے چیف جج اور ہمعصر جدید کے ایڈیٹر صاحب نے پیش کیا ہے مین اس سوال کا جواب اجمالی اور تفصیلی دونگا۔ اجمالی تو اسیقدر ہے کہ یہہ محض غلط ہے کہ مسلمانون کا زوال انکے مذہب کیوجہ سے ہے۔

اسلام فی نفسہ ایک ایسا مذہب ہے جو ہر قسم کی ترقیون اور بلند پروازیون کو فطرتی طور پر چاہتا ہے۔ تفصیلی جواب کے لئے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ کیا ان کے تنزل سے مراد انکی مذہبی زوال پذیر حالت مراد ہے یا انکا دنیوی تنزل؟

اگر اس سے یہہ مراد ہے کہ نفس اسلام ایک کمزور اور زوال پذیر مذہب ہے اور اسکے اصولون میں علمی طور پر ایسی کمزوری ہے جو انحطاط کیطرف لئے جاتی ہے تو یہ بالکل غلط اور بیہودہ امر ہے اور ایسا دعوےٰ ہے جسکی کوئی دلیل کبھی پیش نہین کی جاسکتی۔ اسلئے کہ قرآن کریم جو اسلامی ہدایتون کا مجموعہ اور کوڈ ہے وہ ایک کامل کتاب ہے۔ اور ایسی کامل کہ دنیا کی کوئی کتاب اسکا مقابلہ نہین کرسکتی۔

اسکی صداقتین اور ہدایتین تیرہ سو سال گذرنے کے بعد بہی باوصفیکہ متمدن قومون مین انکے خیال کے موافق بہت کچھہ ترقی ہوئی ہے ایسی ہی سچی اور لازوال اور لاتبدیل ہین جو ایام نزول وحی مین تہین۔ قرآن مجید نے اپنی نسبت نہایت صفائی اور زور کے ساتھہ دعوےٰ کیا ہے جیساکہ ذیل مین مین چند مقامات درج کرتا ہون جن سے معلوم ہوگا کہ قرآن کریم اپنی نسبت آپ کیا فرماتا ہے۔

پس یاد رہے کہ قرآن شریف اپنی نسبت فرماتا ہے

۱- لَا رَيْبَ فِيْهِ پ۱ اس کتاب مین کوئی شک و تردد اور ہلاکت نہین۔

۱- هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ پ۱ متقیون کے لئے ہدایت نامہ ہے۔

۳- بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ پ۴ لوگون کے لئے بیان ہے اور متقیون کے لئے ہدایت نامہ اور ... نامہ ہے۔

۴- فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ پ۳۰ قرآن شریف تمام صداقتون پر مشتمل تمام مضبوط اور پکی باتین اس مین موجود ہین۔

۵- كِتٰبًا مُّفَصَّلًا۔ وہ مفصل کتاب ہے۔

۶- يَهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ پ۶ وہ اون لوگون کو جو اس کی خوشنودی کے پیچھے لگتے ہین سلامتی کی راہون پر لگاتا اور چلاتا ہے۔ اور ان کو رسم۔ عادۃ اور جہالت کی تاریکیون سے نکال کر نور کیطرف لے جاتا ہے۔

۷- يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ پ۲ تمکو وہ حقائق اور معارف سکہاتا ہے جنکا تم کو علم نہ تھا۔

۸- اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى۔ ہدایت اللہ ہی کی ہدایت ہے۔

۹- لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ پ۲۴ باطل اس کیطرف کسی طرف سے راہ ہی نہین پاسکتا۔

۱۰- اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ پ۱۵ بیشک یہ قرآن سب سے زیادہ سیدھی مستحکم اور مضبوط راہ بتاتا ہے۔

۱۱- اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ پ۱۷ اس کتاب مجید مین فرمانبردار قوم کے لئے تبلیغ ہے۔

۱۲- اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ پ۲۷ اور بیشک وہ حق الیقین ہے اسمین ظن اور شک کی جگہہ ہی نہین۔

۱۳- حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ پ۲۷ وہ حکمۃ بالغہ ہے۔

۱۴- تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ پ۱۴ اس مین ہر ایک چیز کا بیان ہے۔

۱۵- رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا پ۲۵ قرآن روح ہے ہمارے امر سے یعنی زندگی بخش شے ہے۔

۱۶- نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ پ۱۸ نور ہی نور ہے۔

۱۷- اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ پ۲۵ نازل کیا کتاب کو جو خود حق ہے اور میزان حق ہے یعنی آپ بھی سچا اور سچ کی شناخت کا معیار بھی۔

۱۸- هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى پ۲ وہ لوگون کے لئے ہدایت ہے اور ہدایتون کے لئے اسمین تفصیل ہے۔

۱۹- الفرقان۔ حق و باطل مین امتیاز کرتا ہے۔

۲۰- اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ پ۳۰ بیشک وہ قول فیصل ہے۔

۲۱- وما انزلنا علیک الکتٰب الا لتبین لهم الذی اختلفوا فیہ وھدی و رحمۃ لقوم یؤمنون پ۱۴ اور ہم نے تمپر ایسی ... بیان کرتی ہے تمام اختلافی امور کو اور ایمانداروں کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔

۲۲- شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ پ۱۱ امراض قلبی کے واسطے شفا ہے۔

۲۳- نور مبین۔ حق کو باطل سے جدا کرنے والا نور۔

۲۴- حق مبین۔ کہلا کہلا حق۔

۲۵- بالحق انزلنٰه وبالحق نزل۔ ضرورت حقہ کیوقت تمپر اسے اتارا اور ضرورت حقہ کے تمام سامانون کو لیکر اترا۔

یہہ مختصر محامد قرآن شریف کے ہم نے قرآن شریف سے بیان کئے ہین جنکا خلاصہ ہم ذیل کے چند پیراگرافون مین بیان کرتے ہین۔

الف۔ قرآن مجید ایک ایسا بیّن نور ہے جو انسان کو ہر قسم کی تاریکیون سے نجاۃ دیتا اور دلکو منور کرتا ہے جس سے روحانی عالم کی حقیقت صاف صاف منکشف ہوجاتی ہے قلبی امراض کی دوا ہے سکینت اور اطمینان کا ذریعہ ہے۔ مبارک وہ جو اس نور سے مستفیض۔

ب۔ قرآن مجید اللہ تعالےٰ کی طرف سے انسان کی ہدایت اور نجات کے لئے خاص وعظ ہے اور روحانی بیماریون کی شفا ہے اسکے احکام ... کو ماننے والا ہدایت یافتہ ہوتا ہے۔

ج۔ قرآن کریم انسان کی فطرت کا سچا معلم اور مزکی ہے اور اس کے فطرتی دین کو تازہ کرتا ہے تہوڑے ہین جو اس کے احکام سنکر سر تسلیم خم کرتے ہین۔ اور اکثر ہین جو پہلو تہی کرتے اور تکبر اور سرکشی سے کام لیتے مومن فوراً مان جاتا ہے اور ابا و انکار سے بچتا ہے۔

د۔ حقیقی زندگی کا سرچشمہ قرآن ہے زندگی زندگانی کا مایہ حیات یہی ہے اور مُردون کیلئے زندگی کا باعث۔

س۔ قرآن کو نہ ماننا انسانکی بے ایمانی و بدکاری کی دلیل ہے کیونکہ یہ انسانکی فطرت کا سچا معلم ہے۔

اب ایک صحیح الفطرت دانشمند جب قرآن کریم کی اس شان بلند پر نظر کرتا ہے تو اسے صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ کیسی کامل اور مکمل کتاب ہے اور یہہ بالکل سچ ہے جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔

ایسی مکمل کتاب کے ہوتے ہوئے اسلام ایسی مذہب کی نسبت یہہ خیال کرنا کہ اس مین انحطاط اور زوال کے بیج ہین۔ بہت بڑی کمزوری اور تنگ نظری ہے + اور یہ نرا دعوےٰ ہی دعوےٰ نہین ہے بلکہ مین انشاء اللہ العزیز واقعات صحیحہ کو پیش کرکے بتاؤنگا کہ اسلام نے کسطرح پر قومون مین ترقی کی روح پیدا کی۔ ہان ان قومون مین جو دنیا کی تاریخ مین کوئی نمبر اور مرتبہ ہی نہ رکھتی تہین۔ یہہ مضمون مختصر مضمون نہین ہوسکتا بلکہ اس کے لئے میرا فرض ہوگا کہ جن ممالک کا ذکر عصر جدید کے ایڈیٹر صاحب نے کیا ہے) انکی ہر وقت کی حالت پر نظر کیجاوے جو اسلام سے پہلے وہان کی تہی اور پہر اسلام نے جو تبدیلی ان ممالک مین کی اسکو بہی مطالعہ کیا جاوے۔

بہرحال نفس اسلام مین کوئی نقص اور کمزوری معترض صاحب نے پیش نہین کی اور نہین بتایا کہ وہ زوال کے بیج اسلام کی تعلیم مین کونسے ہین + اسلئے مین یہی سمجہتا ہون کہ وہ اسلام کو فی نفسہ تو ایک کامل مذہب تسلیم کرتے ہین لیکن دنیوی طور پر شاید اسکو ناقص قرار دیتے ہین؟

اگر سائل کا یہ منشاء ہے تو مین سمجہتا ہون یہہ بجائے خود بہت ہی بودا اور کمزور ہے اسلئے کہ کامل مذہب کا یہ ایک نشان ہے کہ وہ ہر پہلو اور ہر حالت مین مکمل ہو۔ اگر کوئی مذہب دنیا مین انسان کی تمدنی زندگی کیلئے زرین اصول پیش نہین کرتا اور اسکی زندگی کے ہر نشیب و فراز اور عام منازل کے لئے رہنما اور روشنی بخش نہین ہے تو اسے کامل کیونکر کہا جاویگا؟ اسطرح پر تو ہر ایک اہل مذہب یہ دعوےٰ کرسکتا ہے کہ میرا مذہب کامل مذہب ہے اور جب اس مین کوئی نقص اور کمزوری دکہائی جاوے تو اسکا صاف جواب ہوسکتا ہے کہ اس پہلو سے اسکی کمال کا دعوےٰ نہین ہے +

دربار شام

۲۹ - جولائی ۱۹۰۵ء

بعد ادائے نماز مغرب حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لے گئے اور عشاء کی نماز کی اذان ہوتے ہی تشریف لا کر شہ نشین پر اجلاس فرما ہوئے۔

شیخ مظہر الدین صاحب انسپکٹر پولیس پشاور چند روز سے اپنی محترم ہمشیرہ صاحبہ کو لیکر آئے ہوئے تھے شیخ صاحب کی ہمشیرہ ایک صدمہ رسیدہ خاتون ہے۔ اور متواتر موت کے صدمون نے انہین سخت شکستہ خاطر بنا دیا ہے وہ اپنے معزز بھائی کے ہمراہ اس غرض سے دار الامان آئی تھین کہ حضرت اقدس سے دعا کرائین تاکہ درد رسیدہ دل پر سکینت کا نزول ہو۔ اور آپ کی پر اثر نصائح سے اطمینان خاطر ہو۔ حضرت مخدوم الملۃ نے حضرت حکیم الامۃ کے اشارہ سے شیخ صاحب کیلئے اجازت چاہی کہ وہ ایک ضروری کام اور تفکر کیوجہ سے جلد جانا چاہتے ہین - فرمایا

مینے آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کو بہت کچھہ سمجھایا ہے اور ان کے لئے دعا بھی کی ہے اور وعدہ بھی کیا ہے کہ دعا کرون گا ہان اتنی بات ہے کہ آپ یاد دلاتے رہین۔ مینے انکو کہدیا تھا کہ مولویانہ وعظ و نصیحت سے آپ کے دلکو تسلی نہین ہوگی - یہہ تسلی تو خدا تعالےٰ کی ہی طرف سے آئیگی کیونکہ جسنے دل بنایا ہے وہ دل پر اثر ڈال سکتا ہے - اور یہ سب کچھہ دعاؤن سے ہی ممکن ہے - مین دیکھتا ہون کہ انہین بہت فائدہ ہؤا ہے -

فرمایا دعاؤن مین جو رو بخدا ہو کر توجہ کی جاوے تو پھر ان مین خارق عادت اثر ہوتا ہے - لیکن یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ دعاؤن مین قبولیت خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے آتی ہے اور دعاؤن کے لئے بھی ایک وقت جیسے صبح کا ایک خاص وقت ہے اس وقت مین خصوصیت ہے وہ دوسرے اوقات مین نہین اسیطرح پر دعا کے لئے بھی بعض اوقات ہوتے ہین - جبکہ انمین قبولیت اور اثر پیدا ہوتا ہے۔

فرمایا - عام انسان صدمون کو برداشت نہین کر سکتے یہہ انبیاء علیہم السلام ہی کے قلوب ہوتے ہین کہ وہ ہر قسم کی صدمات اور مشکلات کو برداشت کرتے ہین اور ذرا بھی نہین گھبراتے -

فرمایا - بعض مقام ایسے ہوتے ہین کہ تقریر سے دل تسلی پکڑتا ہے لیکن بعض مقام ایسے ہوتے ہین کہ محض اللہ تعالےٰ کی رحمت ہی کام کرتی ہے اللہ تعالےٰ کے کام مین صدہا مخفی اسرار ہوتے ہین جنکو انسان کبھی سمجھہ لیتا ہے اور کبھی نہین - انسان کو چونکہ آخرۃ کے ذخیرہ کی ضرورۃ ہے - اور بعض اوقات انسان کے اعمال ایسے نہین ہوتے جو آخرت مین کام دین اسلئے اللہ تعالےٰ قضا و قدر سے اسکا تدارک کر دیتا ہے - جسطرح انسان روزہ رکھتا ہے تو اس روزہ کے ساتھہ سحری بھی ہے اور اس مین ہمکو اجازت ہے کہ جو چاہے سو کھا لے - لیکن قضا و قدر کا جو روزہ ہے اسکے لئے کونسی سحری ہے -

فرمایا آج اللہ تعالےٰ نے میرا ایک اور **نام** رکھا ہے جو پہلے کبھی سنا بھی نہین تھوڑی سی غنودگی ہوئی اور الہام ہوا

محمد مفلح

✻

زلزلہ کے متعلق مختلف ذکر ہوتے رہے فرمایا **اموری** کا پتہ رکھنا چاہیئے تاکہ جب **پیشگوئی پوری** ہو تو اسکو بھی اشتہار میں بتایا جاوے (اس کد اس یقین اور بصیرت کا پتہ ملتا ہے جو آپ کو اللہ تعالیٰ اور اسکے وعدون پر ہے ایڈیٹر)

فرمایا عام لوگون کا علم یہین تک محدود ہے کہ عام اسباب مادیہ کے ماتحت تحریکات ہوتی ہین لیکن اسی حد تک ختم کر دینا یہہ سخت غلطی ہے قضا و قدر کے اسباب بعض اوقات وراء الورا ہوتے ہین اور انکا تعلق محض **کن فیکون** سے ہی ہوتا ہے جسے دوسرے لوگ سمجھہ ہی نہین سکتے اگر یہہ اسباب اسی حد تک ہوتے جہان تک یہہ لوگ سمجھے بیٹھے ہین تو پھر تو گویا **خدائی** ہی کو اپنے قبضہ مین لے آتے

پہلی امتون پر جو جو عذاب آئے ہین اگر انکے حکماء کو انکے اسباب کی خبر ہوتی تو وہ انکو بچا کیون نہ لیتے - مگر ایسا نہین ہوا اسکی وجہ یہی ہے کہ وہ اسباب وراء الورا تھے - مین یقین رکھتا ہون کہ اس خارق عادت نشان سے بہت سے لوگ سیدھے ہو جائینگے -

پرانی نوٹ بک مین سے کچھہ

قوت ذوق شوق علم سے پیدا ہوتی ہے جب تک علم اور معرفت نہ ہو کیا ہو سکتا ہے - **رب زدنی علما** کی دعا مین یہہ بھی ایک سر ہے کیونکہ جس قدر آپ کا علم وسیع ہوتا گیا اسی قدر آپ کی معرفت اور آپ کا ذوق شوق ترقی کرتا گیا پس اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھہ محبت مین اسے ذوق شوق پیدا ہو تو اسکو اللہ تعالےٰ کی نسبت صحیح علم حاصل کرنا چاہیئے اور یہ علم کبھی حاصل نہین ہوتا جب تک انسان صادق کی صحبت مین نہ رہے اور اللہ تعالےٰ کی تازہ بتازہ تجلیات کا ظہور مشاہدہ نکرے -

✻

اللہ تعالےٰ کے ساتھہ صحیح اور سچا تعلق اوس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان پورا وفادار اور مخلص ہو - جو شخص وفادار نہین اگر وہ ہر روز اس قدر روتا رہے - کہ اس کے آنسوؤن کا ایک چھپڑ لگ جاوے تو بھی خدا تعالےٰ کے نزدیک اسکی کوئی قدر نہین ہے اسلئے ضرورت اس امر کی ہے کہ تمہارا تعلق خدا تعالےٰ کے ساتھہ کامل وفاداری کا نمونہ ہو -

✻

انسان کی عجیب حالت ہے کہ اگر کہین سانپ نکلے تو اس سے دہشت کھاتا ہے اور جس اندر کی بابت اسے گمان ہو کہ جہان سانپ ہے وہان جاتے ہوئے ڈرتا ہے لیکن ہزارون تجارب موت فوت کے اسکے سامنے ہین اور پھر بھی نصیحت نہین پکڑتا - ورنہ ایک موت ہی کا واعظ اس کی اصلاح کے لیئے کافی تہا -

✻

جھوٹے قصّون سے جھوٹا بھروسہ پیدا ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آخر اصلیت سے بھی ہاتھہ دھو بیٹھتا ہے جیسے کیمیا کی وہمی باتون کے بھروسہ مین انسان اگلی دولت بھی کھو بیٹھتا ہے -

جھوٹے خیالات اور خیالی قصون کا ہی اثر ایمان پر ہوتا ہے جو لوگ قرآن شریف کو جو اللہ تعالےٰ کی کلام ہے چھوڑتے ہین وہ آخر اسی مرض مین گرفتار ہو کر اپنے ایمان کو ضایع کر لیتے ہین - قرآن شریف مین کوئی بات ایسی نہین ہے جو انسان کو دھوکہ دے -

✻

اصل مین انسان کے ایمان کی تازگی اسیوقت شروع ہوتی ہے جب وہ اللہ تعالےٰ ہی پر ایمان لاتا ہے - اسیوقت اسکے گناہ دور ہونے لگتے ہین حقیقی ایمان جب تک پیدا نہین ہوتا گناہ کی زہر سے انسان بچ نہین سکتا میرے نزدیک ایمان کی شناخت کا یہی بڑا معیار ہے اور ہر شخص اپنے ایمان کو اس پر آزما سکتا ہے اس لیئے دلیل ظاہر ہے کہ جو لوگ سم الفار کو زہر سمجھتے ہین وہ اسے نہین کھاتے ہین اسلئے کہ وہ جانتے ہین کہ اسکو کھا کر ہلاک ہو جاوینگے اسی طرح پر گناہ بھی ایک زہریلا پہل ہے جسے کھاتے ہی انسان مرجاتا ہے لیکن اگر اللہ تعالےٰ پر ایمان ہو تو انسان اس پہل کے نزدیک جانیسے ڈرتا ہے - اسپر اسکی ہلاکت کی تاثیرون کا دروازہ کھل جاتا ہے مین یقیناً جانتا ہون کہ یہہ بے حیائی اور کھلی بدکاری کی بیماری جو دنیا مین پھیل رہی ہے یہہ دہریت کے روگ سے شروع ہوئی ہے - اور اس کی جڑ کفارہ کے جھوٹے فسانے ہین -

✻

دنیا پرستی کی حد ہوگئی ہے ہر شخص دنیا ہی کا شیدائی نظر آتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ جدہر آنکھہ اٹھاتا ہے ابنائے دنیا ہی کو دیکھتا ہے چونکہ ایسے مخلصون کی نظرین بہت ہی کم ہین جو خدا تعالےٰ کے ساتھہ کامل تعلقات کا نمونہ ہون اسلئے اس طرف توجہ ہی نہین برخلاف اسکے دنیا پرستون کی نظرین نظر آتی ہین اسلئے ہر شخص اسی طرف کو جھکتا جاتا ہے - اور خدا تعالےٰ کیطرف بہت ہی کم لوگ آتے ہین کیونکہ **خدا کی راہ اختیار کرنا دنیا سے باہر ہو جانا ہے** جب تک انسان ایک موت اختیار نہین کر لیتا اس راہ سے داخل نہین ہو سکتا - اسی لئے فرمایا ہے **موتوا قبل ان تموتوا** -

✻

۳۰ - جولائی دربار شام

حسب معمول حبیب علی حضرت قبل عشاء تشریف لائے تو سب سے اول لودی ننگل کے متصل آئے ہوئے چار آدمیون نے بیعت کی - بعد بیعت تذکرہ ہوا کہ موضع نیچہ متصل لودی ننگل مین **مولوی ثناء اللہ** امرتسری گیا تہا - وہان اوس نے عام مجمع مین اثناء وعظ مین کہا کہ مرزا صاحب کے مرید

لا الہ الا اللہ مرزا غلام احمد رسول اللہ

یہہ کلمہ پڑھتے ہین - اسپر ایک مخالف مگر انصاف پسند شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ مولوی صاحب! اگر یہ کلمہ مرزا صاحب کی کسی تصنیف سے نکال دین تو مین پانچسو روپیہ ابھی آپ کو نقد انعام دیتا ہون - یہہ تحدی سنکر مولوی صاحب چکرائے اور اکثر لوگ بیزار ہو کر حلقہ وعظ سے اٹھہ گئے مولوی صاحب اپنا سا منہ لیکر واپس آئے

نکتہ معرفت

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہمارے اور ہمارے مخالفون کے درمیان یہہ فرق ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لا کر **امت بناتے ہین** اور ہم امت کو مسیح بناتے ہین -

پیسہ اخبار کا مقدمہ

پیسہ اخبار کے مقدمہ کے تفصیلی حالات کے درج کرنے کیواسطے میرے اکثر ناظرین نے مجھے خطوط لکھے ہین آجتک الحکم مین پیسہ اخبار کے مقدمہ کے حالات درج نہین ہوئے تھے لیکن اب جبکہ مقدمہ باضابطہ شروع ہوگیا ہے مین چاہتا ہون کہ ناظرین الحکم کی دلچسپی کے لئے ان حالات کو شائع کردون - مقدمہ کی نوعیت پر کسی قسم کی رائے زنی کرنا میرا کام نہین ہے ہان مقدمہ کے فیصل ہونے پر انشاء اللہ بعض ضروری ریمارک کردئے جائینگے - فی الحال جو کچھہ دوسرے اخبارات اس مقدمہ کے متعلق لکھین گے مین درج کرتا رہون گا - مقدمہ کے ابتدائی حالات بیان کرنے کی بہی مجھے حاجت نہین ہے اسلئے کہ سید ظہور احمد مستغیث کے بیانات سے سب کچھہ ظاہر ہے -

یہ اشتہار ۱۰ - جولائی ۱۹۰۵ء کو مستغیث نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور کی عدالت مین دائر کیا - جو بعد مین سٹی مجسٹریٹ صاحب کی عدالت مین بہیجا گیا مستغیث کی طرف سے بابو درگا سہائے - بی - اے - مختار عدالت پیروی کرتے تہے ۱۲ - جولائی کو سٹی مجسٹریٹ کی عدالت مین مستغیث کا بیان ہوا - ۱۲ - جولائی کو ملزمان کی طرف سے مسٹر ہربرٹ وکیل کمرہ عدالت مین موجود بتائے جاتے ہین بعد بیانات تحقیقات پولیس طلب ہوئی - ۱۵ - جولائی کو مسٹر ہرسی صاحب کے اجلاس مین منشی محبوب عالم وغیرہ کا چالان پیش ہؤا - صاحب موصوف نے سرکاری وکیل کو پیروی کا حکم دیا اور ۲۷ - جولائی مقرر ہوئی - ۲۷ - جولائی کی کارروائی مین اگلی اشاعت مین دونگا فی الحال استغاثہ اور بیان مستغیث جو روبرو سٹی مجسٹریٹ صاحب ہوا درج کرتا ہون -

(ایڈیٹر)

نقل استغاثہ

بعدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لاہور

سید ظہور احمد ولد سید احمد اللہ ذات سید سکنہ شاہجہانپور وارد حال لاہور -

بنام

عبدالکریم ولد نامعلوم سکنہ فیروز والا ضلع گوجرانوالہ حال وارد چینگڑ محلہ لاہور -

عبدالعزیز ولد نامعلوم سکنہ فیروز والا ضلع گوجرانوالہ حال منیجر پیسہ اخبار لاہور -

محبوب عالم ولد نامعلوم ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور خدا بخش ڈبہ سکنہ لاہور کریم بخش ولد نامعلوم ملازم پیسہ اخبار لاہور - خدا بخش شیر فروش ولد نامعلوم سکنہ لاہور متصل پیسہ اخبار - میران بخش کوچبان پیسہ اخبار لاہور - رمضان ملازم پیسہ اخبار لاہور -

جنابعالی - تمہید استغاثہ یہ ہے کہ واقعہ ۱۵ جون ۱۹۰۵ء کو ملزم نمبر ۱ مستغیث کو جبرًا کہینچکر مکان ملزم ۱ و ۲ مین لیگیا جہان ملزمان نے اپنی سازش سے مستغیث کو کوٹہری مین بند کردیا - ملزم ۱ نے زدوکوب کیا اور دیگر ملزمان بہی معاون رہے ملزم ۴ و ۵ و ۶ نے مستغیث سے جرم خلاف وضع فطری کیا اور ملزمان نے سازش کرکے مستغیث کے مکان کی تلاشی کرکے اسباب وغیرہ بہی نکال لیا ملزمان نے مستغیث کو دہمکی دی کہ جان سے مار دینگے - یا ہمارے اہتمام مین یہان سے چلے جاؤ - ملزم ۸ کی حراست مین مستغیث کو ریل پر سوار کرکے شاہجہانپور بہجدیا مستغیث پر بڑا ظلم ہوا ہے اسکی قانونی تحقیقات ہونی ضروری ہے اسلئے ملزمان سے قانونی سلوک کیا جائے شہادت موجود ہے -

عرضی

فدوی سید ظہور احمد ولد سید احمد اللہ لاہور -

مورخہ ۱۰ - جولائی ۱۹۰۵ء

بیانات مستغیث

وہ واقعہ ۱۵ - جون ۱۹۰۵ء سے تہ یا ۵ روز پہلے عبدالکریم کہا کرتا تہا کہ امیر کابل کے نام مراسلہ لکھدو اس مضمون کا کہ مین وہان جاکر لوہار کا کام کردون - مین نے وعدہ کیا کہ لکھدونگا - اس نے ۱۵ - جون کو جب مین مکان سے اُترا کہا کہ مراسلہ لکھدو - مین نے کہا کہ کالج سے واپس آکر لکھدونگا جب ½ ۱۰ بجے پبلک لائبریری سے واپس آیا تو رمضان چپراسی پیسہ اخبار مجھے ملا - اس نے کہا کہ عبدالکریم تجھے بلاتا ہے مین نے کہا کہ کہانا کہانے کے بعد ملونگا - یہ کہکر جب مین مکان کی طرف چلا - جب مکان ۱۰ قدم رہ گیا تو عبدالکریم تیزی کے ساتھہ میرے مکان کی طرف آرہا تہا اس نے کہا کہ مراسلہ کی بڑی ضرورت ہے ابہی لکھدو اور یہ کہ میرے مکان پر چلکر لکھدو - مین نے عذر کیا - اس نے خوشامد کی کہ چلو - پہر وہ میرا ہاتہہ پکڑ کر کشاں کشاں مجھے لے چلا - جس مکان مین وہ مجھے لے گیا - جب وہ دس قدم کے فاصلہ پر رہا تو اوس نے مجھے ایک گالی دی - مین رُک گیا اور آگے جانے سے انکار کیا تو اوس نے میرا ہاتہہ پکڑ کر اپنی طرف گہسیٹا اور مجھے رمضان چپڑاسی نے دھکا دیا - اور مین مکان مین داخل کردیا گیا - عبدالکریم کا مکان تہوڑے فاصلہ پر ہے مکان کے اندر پہنچا کر مجھے ایک کوٹہری مین داخل کیا گیا - وہان دو شخص موجود تہے جو کچھہ کام کر رہے تہے - جنکا حلیہ ایک کا بتا سکتا ہون - کوٹہری مین مجھے چہہ یا ۷ آدمی موجود ملے عبدالکریم مجھے مارنے لگا - دوسرے لوگون مین سے رمضان - خدا بخش شیر فروش خدا بخش مبروص میران بخش - کریم بخش مجھے مارنے لگے - زیادہ تر عبدالکریم مارتا تہا - یہہ بہی مارتے تہے تہپڑ مُکے اور لات مارتے تہے - اسی اثنا مین عبدالکریم نے میرے پہلو پر مُکا مارا جسکے صدمہ سے بیہوش ہوکر مین گر پڑا - پہر جب مجہکو ہوش آیا تو عبدالکریم میرے سر پر بیٹہا تھا اور ہاتہہ پکڑے ہوئے تھا - ایک شخص نے پاؤن پکڑے ہوئے تہے - میرا پائجامہ ہٹا دیا گیا تہا - مین پیٹ کے بل پڑا تہا - خدا بخش شیر فروش خدا بخش مبروص اور کریم بخش ان تین اشخاص نے خلاف وضع فطری فعل کیا ہر ایک شخص جب یہ فعل کرنے کو ہوتا تہا تو یہ بتا دیا جاتا تہا کہ یہ شخص فعل کرتا ہے - دیکہہ لو - چنانچہ مبروص خدا بخش نے یہہ بہی کہا کہ میرے عضو کو دیکہو کہ یہ بالکل سفید ہے اسکا آلہ دکہلایا گیا جسکے منہہ پر سفید داغ ہے جو داغ برص جیسا نہین ہے - بعد مین کسی نے دروازہ ہلایا تو عبدالکریم باہر نکلا - اس نے آہستہ آہستہ باتین کین - اُس شخص کی آواز محبوب عالم کی تہی - اور وہ یہ کہہ رہا تہا کہ خطوط لے لو - جب عبدالکریم کوٹہری مین داخل ہوا کہ قد مین محبوب عالم کا سا تہا - اور چہرہ نہین دیکہا تہا - وہ دروازہ کے باہر جا رہا تھا - جب عبدالکریم اندر آیا تو اوس نے کہا کہ خطوط مجھے دیدو - مین نے کہا کہ میرے مکان پر جو میز ہے اسمین خطوط ہین - عبدالکریم نے مجھے ہنسکر کہا کہ تمہین خبر نہین - تمہارے کمرے کا قفل توڑکر ہم وہ صندوقچہ لے آئے ہین تمہارے ٹرنکون کے تالے بہی توڑکر ہم نے اچہی طرح دیکہلیا مگر خطوط نہین ملے - اس کے بعد عبدالکریم نے مٹی کے برتن مین پیشاب کیا اور وہ میرا منہہ چیر کر میرے منہہ مین ڈالا - اسکے بعد پہر دروازہ کمرہ کا کہلا - اور عبدالعزیز اندر داخل ہوا - اس نے آکر گالیان دین اور ٹہوکر ماری اور کہا کہ اب جان سے مارے جاؤ گے - چنانچہ جب مین ہوش مین آیا تہا اسوقت کئی آدمی چاقو لئے کہڑے تہے اون کو شناخت نہین کرسکتا ہون اور میرے منہ مین کپڑا بہی ٹہونسدیا گیا تہا - جسوقت خلاف وضع فطری کام کیا گیا تب کپڑا ڈالا گیا - فعل کے بعد کپڑا نکالا گیا - سب لوگون نے چاقو دکہائے اور کہا کہ مار ڈالے جاؤ گے لیکن ایک طرح سے تمہاری جان بخشی ہوسکتی ہے کہ تم آج ہی اور اسی وقت لاہور چہوڑدو - مین نے کہا کہ کرایہ نہین ہے مین نہین جاسکتا ہون - تو عبدالعزیز اور عبدالکریم نے کہا کہ تم ہمارے اہتمام مین جاؤ - اور اگر اس کے بعد کسی سے یہہ بات بیان کی تو ہم تم کو جان سے مار ڈالین گے - اسی طرح اور دہمکاتے رہے - مین نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا مین اپنے مکان پر جاسکتا ہون مجھے مکان مین ½ ۱۰ بجے کے قریب داخل کیا گیا - اور قریبًا دو بجے نکالا گیا جب مین مکان پر گیا تو کمرہ کا تالا ٹوٹا ہوا تہا اندر فرش بالکل اُلٹا ہوا پڑا تہا - دو ٹرنک تہے اس کے تالے ٹوٹے ہوئے تہے اور ان کے پارچات بکہرے ہوئے پڑے تہے صندوقچہ غایب تہا - میری ساتھہ خدا بخش ڈبہ اور رمضان آئے تہے - وہ مکان کے اوپر نہین گئے تہے - مین نے مکان پر آکر اپنا پائجامہ دہویا - اور اون کپڑون پر جو دریدہ تہے مین نے اور کپڑے پہنے - خدا بخش ڈبہ مجھے بلانے آیا اور میری اُترنے سے پہلے وہ اُتر گیا - پھر رمضان مجھے اسٹیشن پر لے گیا - وہان اوس نے ٹکٹ خریدا اور مجھے شاہجہانپور جانے والی گاڑی پر سوار کردیا رمضان ہر وقت میرے ساتھہ رہا اور بات چیت بہی کرتا میرے ساتھہ گیا - پھر نہین معلوم ہے - خلیفہ امام الدین مجھہ سے ملے تہے اور رادہاکشن اسی کمرے مین بیٹہے تہے جو ڈپٹی انسپکٹر پولیس مقیم حال بازار انسر مین اون کی سکونت کا حال اسی دن معلوم ہؤا تہا - اس تمام کارروائی کا باعث یہ ہوسکتا ہے کہ مین مضامین پیسہ اخبار کے برخلاف دیا کرتا تہا - اور یہ وجہ بہی ہے کہ منشی محبوب عالم کی لڑکی سے اور مجھہ سے خط وکتابت تہی - یہہ

خط وکتابت قریبًا سال بہر سے تہی - اور لڑکی نے اپنے ہر ایک خط مین اظہار محبت کیا - یہہ معلوم نہین کہ اسکے والدین کو کس طرح خبر تہی - لیکن مین کہہ سکتا ہون کہ خبر ان کو ڈیڑہ ماہ وقوعہ سے پہلے تھی - یہہ خبر مجہے لڑکی نے دی تہی اس واقع سے آگاہ ہوکر جب اس کے والدین نے مزاحمت کی تو جیسا وہ مجہے لکہتی ہے زہر یا کسی زہریلی دوا کا استعمال ہوا اس نے یہ تحریر کیا - یہہ خطوط اسوقت تہانہ انارکلی مین موجود - یہہ وہی خطوط ہین جو عبدالکریم نے مجہہ سے مانگے تہے - اس نے سب سے پہلے خط مین مجہے یہ بہی بتایا کہ اوسکی کوئی سہیلی انوری بیگم ہے جسکے گہر سے اس کی شادی کا پیام آیا - تو یہ لکہدیا کہ کسی طرح نہین ہوسکتا ہے مین انکار کردینے کو آمادہ ہون - مارپیٹ کا واقعہ اسکا نتیجہ ہوسکتا ہے - لڑکی کی عمر غالبًا ۱۷ یا ۱۸ سال ہوگی - مجہے اندر داخل ہوکر عبدالکریم نے کہا تہا کہ ہماری بہن سے خط وکتابت کا نتیجہ ملتا ہے - جب مین شاہجہانپور گیا تو مجہے ۴ یا ۵ یوم بعد کوتوالی مین طلب کیا گیا اور میرا معائنہ ڈاکٹری ہوا - کوئی تقریبًا ۲ یوم بعد معائنہ ہوا تہا - پہر میرے بیانات مجسٹریٹ کے روبرو ہوئے - وہان سے مجہے ایک لانے گیا تہا - وہ لایا - اس سے پہلے تفتیش ہوئی - مجہے خبر نہین ہے کہ یہان پولیس کو کسطرح اطلاع ملی - مین نے یہان کسی سے تذکرہ نہین کیا - وہان مینے صرف شرم اور خوف کیوجہ سے بیان نہین کیا تہا یہان بہی مینے اسی لئے ذکر نہین کیا تہا کہ خوف دلایا گیا تہا - میرا یہان بجز سرکار کے کوئی معاون نہین ہے -

(سماچار)

لاہور

۲۷ - ماہ حال کو پیسہ اخبار کا مقدمہ چالان ہوکر بعدالت مسٹر ہیرس صاحب بہادر پیش ہوا سید ظہور احمد مستغیث کے اظہار لئے گئے نہایت شرمناک اور دلخراش اظہار پائے گئے ہین - اور ان پر جرح بہی کی گئی کچہہ خطوط بہی پیش کئے گئے - پیسہ اخبار والون کو شکایت ہے کہ اون کے دشمن بہت ہین اور انہون نے یہ شگوفہ کہڑا کیا ہے - آئیندہ پیشی ۸ - اگست مقرر کی گئی ہے - مفصل حالات آئندہ درج ہونگے - تہوڑا عرصہ گذرا ہے کہ لاہور محلہ سرین سے دو عورتون کو (ایک بالغ اور ایک نابالغ) مسمیان کیشو رام وٹہاکر داس ملازم ریل بعہدہ گارڈ وو دہنی ساکنان لاہور نے رفوچکر کیا - مگر پتہ لگ گیا - اور ہر سہ ملزمان پکڑے گئے مقدمہ بعدالت مسٹر ہیرس صاحب بہادر چلایا گیا - آج مورخہ ۲۴ - جولائی کو عدالت موصوف نے شہادت استغاثہ لیکر ہر سہ ملزمان پر فرد جرم قرار داو زیر دفعہ ۳۶۶ تعزیرات ہند لگادی اور ملزمان سے شہادت صفائی طلب ہوئی ہے دیکہنا چاہیئے اونٹ کس کروٹ بیٹہتا ہے - نتیجہ سے اطلاع دی جائیگی - (اخبار عام)

بکوشید ای جوانان تا بدین قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

*

کالج کیلئے آنہ فنڈ کی تحریک پر دو مہینے سے زیادہ عرصہ گذرتا ہے لیکن اس عرصہ مین ایک ہزار روپیہ کا بہی جمع نہ ہوجانا کسقدر حیرت افزا بات ہے - جہان کئی لاکہہ کی ضرورت ہو اور وہان ابہی تک تین سیکڑون تک بہی نوبت نہ آئی ہو اس کام کی راہ مین آپ اندازہ کرلین کسقدر روک سمجہی جاسکتی ہے - اگر ایسی ہی سست رفتار سے کالج کے لئے چندہ جمع کیا گیا تو شاید نصف صدی سے زیادہ عرصہ احمدیون کو اپنا کالج بنانے کے لئے درکار ہو - مین تسلیم کرتا ہون کہ انپر ہر قسم کے چندون کا بوجہ ہے لیکن یہہ بہی تو سچ ہے کہ ان قومی ضروریات کو آخر انہون ہی نے پورا کرنا اور اس کے لئے سعی کرنا انہین کا کام ہے جب تک وہ خود کوئی محنت اور ہمت نہ کرینگے اللہ تعالےٰ کا فضل کیسے انکی دستگیری کریگا - وہ سعی کرین تو اللہ تعالیٰ کا فضل اس سعی پر مفید ثمر پیدا کردیگا - کالج کے قیام کیلئے اس آنہ فنڈ مین کام کرنے والے والنٹیر جب تک نہ ہونگے پورے طور پر یہہ تحریک کام نہین دیگی - اکیلا الحکم کا ایڈیٹر کہانتک اس تجویز کو پہونچائیگا اس مقام پر مین اپنے عزیز ہمعصر بدر کو توجہ دلاتا ہون کہ وہ اپنے صحیفہ مین اس تحریک کو عام کرے اور قوم کو متوجہ - یہہ کام میرا یا کسی خاص شخص کا ذاتی نہین ہے یہ قومی کام ہے اسلئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس تحریک کو ہر احمدی تک پہونچائے اور کالج فنڈ کے لئے اس سے چندہ لے -

چندہ دینے والون کی رسید الحکم کے ذریعہ مشتہر کی جاتی ہے - اور گنجایش کے لحاظ سے ہر اشاعت مین کچہہ نہ کچہہ جگہ اسکے لئے نکالی جاتی ہے اگر کسی بہائی کی رسید چندہ نہ چہپے تو ... ایڈیٹر الحکم کو اطلاع دے اسلئے کہ یہ کام اسی کا ہے اور ایسی صورت مین یہ بہی لکہنا چاہیئے کہ روپیہ کسکی معرفت بہیجا گیا ہے اگر ایڈیٹر الحکم کی معرفت روپیہ بہیجا جاوے تو البتہ حساب فہمی مین سہولت رہتی ہے - کوپن پر جلی قلم سے کالج فنڈ لکہنا چاہیئے

رسید زر گذشتہ اشاعت سے آگے

حکیم فضل الدین صاحب قادیان دو سال کیلئے ے،
مولوی قطب الدین صاحب قادیان ۲ر
مولوی محمد شاہ صاحب طالب علم ر
ایک خاتون معرفت منشی جہنڈیخان مدرس بٹالی ۲ر
منشی جہنڈیخان صاحب مدرس ” ۲ر
منشی غلام نبی صاحب مدرس مدرسہ بہلووال عا
چودہری محمد نواب خانصاحب تحصیلدار گجرات ے
منشی گلاب الدین صاحب مدرس رہتاس ۲ر
منشی نصیر احمد خانصاحب شاہ آباد ریاست رامپور عمر
منشی محمد رحیم الدین صاحب کوہ دلوین عا
سید الف شاہ صاحب کالا چیچی شکرگڑہ عہر
اسماعیل آدم صاحب بمبئی ے

باقی آئیندہ

(اسکے علاوہ ابہی اور احباب کا بہی روپیہ آیا ہے انکی رسید اگلی اشاعت مین انشاء اللہ درج ہوگی)

ایڈیٹر

مدرسہ تعلیم الاسلام

تعلیم الاسلام سکول کے متعلق ماہوار مستقل چندون کا خاص اہتمام ہونا ضروری ہے ریزرو فنڈ کے لئے مینے جو تحریک سرپرستان الحکم کی خدمت مین کی تہی - خدا کا شکر ہے کہ وہ عمومًا قبولیت کی نظر سے دیکہی جارہی ہے اور اکثر احباب نے میری تجویز کو پسند فرمایا ہے اور ایک ایک روپیہ دینے کے لئے وہ آمادہ ہین -

بار بار کن الفاظ مین آپ لوگون کو توجہ دلاؤن مدرسہ کی وقتی اور اتفاقی ضروریات کے لئے ایک ہزار روپیہ ہر وقت ریزرو فنڈ مین رہنا ضروری ہے اس لئے بہت جلد اس رقم کو پورا کردینا چاہیئے - مینے جو تجویز ۱۰ - اگست کے الحکم کے وی پی کی پیش کی تہی وہ اکثر سرپرستان الحکم نے تو منظور کرلی ہے لیکن مین اس کو ۲۴ - اگست تک ملتوی کرتا ہون اگر کوئی صاحب اس تجویز کے **ساتہہ متفق نہون تو وہ اطلاع دین** ورنہ ۲۴ - اگست کا الحکم ریزرو فنڈ مدرسہ کے لئے ایک ایک روپیہ مین وی پی ارسال ہوگا -

شیرازہ قوم

شیرازہ قوم کے لئے جو فارم مینے الحکم کے ذریعہ شائع کئے تہے وہ اکثر واپس آرہے ہین اور فہرستون کی خانہ پری احتیاط سے کیجاتی ہے - لیکن ابہی تک انکی واپسی کی رفتار بہت سست ہے - بعض جگہ کے احباب نے تو مطلق توجہ نہین کی یا اگر کی ہے تو مجہے اس کا علم نہین خصوصًا **لاہور** اور **امرتسر** سے ایک فرد بہی واپس نہین آئی - مین یہ تو یقین نہین کرتا کہ وہان کی جماعتین اس ضرورت کو محسوس نہین کرتین پر سمجہہ مین نہین آتا کہ کیون اسپر توجہ نہین ہوئی ہر شخص جسکے پاس وہ فرد پہونچا ہے اسکا قومی فرض ہے کہ اسکو خانہ پری کرکے - ایڈیٹر الحکم کے پاس بہیجدین -

خلیفہ منتخب ہونیکے بعد حضرت صدیق کی پہلی تقریر

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب مسند خلافت کے لئے منتخب ہوئے تو آپ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مجمع مین کہڑے ہوئے - خداوند جل وعلا کی ثنا وصفت بیان فرما کے ارشاد کیا " لوگو! مین تمپر حاکم مقرر کیا گیا - باوجودیکہ تم سب سے اچہا نہین ہون - (سبحان اللہ کیا انکسار ہے) لہذا اگر تم مجہے راہ راست پر چلتے دیکہو تو میری مدد کرو - اور اگر مجہے غلط راستے پر چلتے دیکہو تو روکو - جب تک تمہارے بارے مین خدا کی فرمانبرداری کرتا ہون تم میری اطاعت کرو - لیکن اگر اوس کی نافرمانی کرون تو میری اطاعت تم پر فرض نہین رہا - تک تو جمہور کی قوت اور اوسکے سامنے حاکم کی کمزوری کا ذکر تہا - اب حاکم کی قوت دکہلانے کی مہذب وشائستہ شان ملاحظہ ہو - ان الفاظ کی فصاحت کو اگر کرامت کہا جائے تو بہی بجا ہے - فرمایا آگاہ ہوجاؤ - تم مین کا سب سے زبردست شخص بہی اوسوقت تک میرے آگے کمزور ہے جب تک اوس کے ذمے کسی کا حق باقی ہو - اور تم مین کا سب سے کمزور شخص بہی اوسوقت تک میرے مقابل مین زبردست ہے جب تک کہ وہ اپنا حق نہ پالے - مین اپنا یہ قول کہتا ہون - اور اپنے لئے اور تمہارے لئے خدا سے مغفرت چاہتا ہون -

العرفان

جاپان مین اسلام کی خواہش

جاپان کے بندرگاہ ناگاساکی سے شیبو کیمیا نام ایک ماہوار میگزین جاپانی انگریزی اور فرنچ تین زبانون مین شایع ہوتا ہے یہ رسالہ فقط جاپان ہی مین مشہور و معروف نہین بلکہ اکثر بلاد مغرب مین بہی اوس نے خاص وقعت عزت اور شہرت حاصل کی ہے چنانچہ یورپ اور امریکہ تک بڑے بڑے وقائع نگار ادیب فلاسفر اور مدبر اکثر اپنے آرٹیکل اسمین شایع کرتے رہتے ہین گذشتہ اپریل کے ایک جاپانی فاضل کا مضمون مسلمان چین کی نسبت چہاپا ہے جسکا ترجمہ اللواء مصری نے عربی مین شائع کر کے اسلامی دنیا پر ہماری رائے مین ایک قابل شکر گذاری احسان کیا ہے - کیونکہ اس مضمون سے پایا جاتا ہے کہ اقصائے مشرق کے باشندون مین خدائے برحق نے اپنے دین حق کی قبولیت اور اشاعت کی خاص صلاحیت ودیعت فرمائی ہے جسکی وجہ سے چین مین تو آج بفضلہ لکہوکہا بنی آدم اسلام کے نام لیوا موجود ہین مگر جاپانی قوم کے افراد بہی جسکی ترقی اور کامیابی اسوقت تمام دول اور ملل عالم کو حیرت مین ڈال رہی ہے - قبول اسلام کی عموماً کافی صلاحیت رکہتے ہین بلکہ عملی طور پر وہ اصول و احکام اسلام کے ہم جیسے ننگ اسلاف مسلمانون سے کہین زیادہ پابند ہین - کسر ہے تو صرف اتنی کہ دنیا بہر کے کروڑون پیروان اسلام سے گنتی کے چند ہی فدایان ملت اٹہین اور تبلیغ و اشاعت اسلام کے مقدس مشن کی خدمت پر کمربستہ ہو کر انہین بتائین کہ بلحاظ اسلام کون ہو اور کیسے ہو تاکہ وہ کلمہ توحید کی تصدیق بالقلب و اقرار باللسان کر کے کہلم کہلا مشرف باسلام ہو جائین -

فاضل موصوف لکہتا ہے کہ اہالی چین مین بہتیرے ایسے بہی ہین جو دین اسلام کے معتقد ہین یہ وہی دین ہے جس کی تحقیقات پچہلے دنون ہمارے ملک کی دینی مجلس نے شروع کی تہی - مگر چونکہ جنگ چہڑ جانیکے باعث مسلمان طلباء چین جو جاپان مین تعلیم پانے آئے تہے اور آتے - اور جنسے ہمین اسلام کے کچہہ حالات معلوم ہو سکتے اپنے وطن کو لوٹ گئے اور آنے بند ہو گئے - اسواسطے مجوزہ تحقیقات سردست بند کر دینی پڑی لیکن حالمین جو ایک جدید کتاب موسومہ کا دو یا یا (دین توحید) مسٹر حسان یوشن نام اک فاضل چینی مسلمان نے فصیح جاپانی زبان مین تصنیف و شایع کی ہے اس نے اس تحقیقات کو بہت کچہہ آسان کر دیا ہے

مصنف موصوف نے حمد و نعت وغیرہ تمہیدی امور کے بعد حضرت سرور کائنات رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکہا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بنی نوع انسان مین عدل نیکوکاری و پرہیزگاری وغیرہ پہیلانے کے لئے پیغمبر بنا کر بہیجا آنحضرت کا جسد مبارک مدینہ علیہ مین مدفون ہے جہان حج کے موقع پر ہر سال دس لاکہہ سے زیادہ مسلمان جمع ہو کر اپنا ایک ضروری مذہبی فریضہ ادا کرنے کے علاوہ دنیوی معاملات مین بہی صلاح و مشورہ کرتے ہین - پہر لکہتے ہین کہ ہمنے جاپانیون کے سوائے اور کوئی قوم دنیا مین ایسی نہین دیکہی جس مین فضیلت و شرافت کے تمام آثار و اسباب موجود ہون جاپانی عملی طور پر پورے پورے مسلمان ہین کمی صرف **کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کی ہے - اگر وہ اس کی بہی تصدیق و اقرار کر لین تو بلاشبہ سچے اور پکے مسلمان بن جائینگے - فاضل مصنف نے دین اسلام کے احکام کو عبادات معاملات اور عقوبات تین حصون پر منقسم کر کے ہر ایک کی یون توضیح کی ہے - عبادات سے کلمہ شہادت کا اعتراف اور نماز - روزہ - حج - زکوٰۃ - اور معاملات مین اسلامی ہدایات اور تعلیمات کا منشا حقوق العباد کا بوجہ احسن ملحوظ رکہنا اور شفقت علےٰ خلق اللہ ہے - اسی طرح عقوبات کا مدعا یہ ہے کہ انسان کا طرز عمل سختی و نرمی یا افراط و تفریط کے بین بین بالکل معتدل ہو کتب اسلام مین ان تعلیمات کی بڑی شرح و بسط کے ساتہہ توضیح کی گئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے لئے اس سے بہتر و اعلیٰ دستور العمل وضع ہونیکے کیا معنے خیال مین بہی نہین آسکتا -

جاپانی مضمون نگار اس کتاب توحید پر ریویو کرتے ہوئے لکہتا ہے کہ ہمین فاضل مصنف کی صداقت اور درست بیانی مین کچہہ بہی شک و شبہ نہین ہے کیونکہ بہت سے چینی مسلمانون کے ساتہہ ہمکو سابقہ پڑ چکا ہے اور ہم نے اونکو بلا اشتباہ نظاف (پاکیزگی) شہامت بستودہ ہمت - ذکاوت و فراست اور حسن اخلاق وغیرہ اعلےٰ اوصاف سے کامل طور پر بہرہ در پایا ہے حالانکہ دوسرے (بت پرستی) چینیون مین یہ صفات قریباً مفقود ہین جس سے صریحاً نتیجہ نکلتا ہے کہ مسلمانون کو یہ شرف محض اپنے پاک مذہب کی برکت سے حاصل ہوا ہے اور اسی لئے ہم اپنے ہم وطنونکو جو اسوقت کسی سچے مذہب کے متلاشی اور ادیان عالم کی تحقیقات مین مشغول ہین بڑے زور سے توجہ دلاتے ہین کہ مذہب اسلام کے متعلق بہی پوری پوری چہان بین اور پرکہہ پڑتال کرین - ساتہہ ہی ہم اپنے سررشتہ تعلیم سے بہی پرزور درخواست کرتے ہین کہ وہ چینی مسلمان طلباء کو مدارس جاپان مین داخل ہونے کے لئے حتی الوسع آسانیان اور سہولتین پیدا کرین اور ان کے واسطے خاص مراعات منظور کی جائین تاکہ وہ ہمارے ملک مین بکثرت آنے لگین - اور اُن کے میل جول سے اس عظیم الشان مذہب کے جوہر جو ابتک ہمارے لئے اسرار مخفی کا حکم رکہتے ہین ملک مین بخوبی شایع ہو جائین اور اس طرح ہم اپنے قومی اصول خذما صفا کے موافق دین حق کی جستجو مین کامیاب ہو کر اسکی پابندی سے سعادت دارین حاصل کر سکین "

جاپانی مضمون نگار کی تحریر سے صاف عیان ہے کہ اس ہونہار اور محمود مسعود عالم قوم قبول اسلام کی پوری پوری صلاحیت موجود ہے اگر ہند یا بلاد اسلامیہ سے چند پرجوش محبان اسلام جو سچی مسلمانی کا آلہ اور موثر نمونہ ہون - ان لوگون کو محاسن و برکات اسلام سے آگاہ کرنے کا بیڑہ اٹہائین تو انشاءاللہ جزیرہ کا جزیرہ کچہہ عرصہ کی کوشش مین بآسانی اسلام لا سکتا ہے ہم نے یہ بہی سنا ہے کہ چین کے ایک پرجوش مسلمان نوجوان نے تبلیغ کا سلسلہ شروع بہی کر دیا ہے اور جاپانی قوم نے اسکی ندا پر بخوشی لبیک کہا ہے - نیز ہمین ذاتی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حالمین ہانگ کانگ سے ایک ہندی مسلمان نوجوان نے بہی فضائل اسلام پر اردو و انگریزی کی کچہہ کتابین اور رسالے جاپان والونکو دعوت اسلام کرنے کے لئے طلب کئے ہین - الحمدللہ کہ یہ مبارک تحریک مختلف شکلون مین شروع ہو گئی ہے کیا عجب ہے کہ اس قوم کی قسمت مین جسے اسوقت فخر ایشاء بلکہ فخر مشرق کہنا بیجا نہ ہوگا خدا نے سعادت اسلام اسی زمانہ کے واسطے مقدر رکہی ہو - اذا اراد اللہ شیئاً ہیأ اسبابہ

اب ہمین یہ دیکہنا ہے کہ ہندوستان کی حامیان اسلام اس اعلےٰ درجہ کی خدمت اور حمایت دین مین کب اور کیا کچہہ حصہ لیتے ہین اسلامی انجمنون کی رگ حمایت اس موقع پر خاص طور سے جوش مین آنی چاہئے خدا انہین توفیق دے کہ وہ بہی مفت مین کچہہ سعادت حاصل کر لین ورنہ یہ خدا کے کام ہین اسکی قدرت سے یون بہی کسی نہ کسی طرح پورے ہو کے ہی رہین گے -

(وکیل)

کیا آپ چاہتے ہین کہ آپ کا مال و اسباب محفوظ رہے؟

چوہے اور مچہر

مرطوب بخار ایسی مقامات مین بہی پایا جاتا ہے - جہان بالکل مچہر نہین ہوتا اور پلیگ ایسی مقامات مین بہی نمودار ہو جاتا ہے جہان چوہے نہین ہوتے لیکن یہ امر بخوبی ثابت ہو چکا ہے کہ مرطوب بخار کو مچہر پہیلاتے ہین اور پلیگ کو چوہے جب یہ معلوم ہوا تہا کہ بیماریون کے کیڑے ہوتے ہین تو علم الادویہ کے استعمال مین ایک عظیم انقلاب پیدا ہو گیا تہا مگر جب یہ بہت عمدہ طور سے ثابت ہو جائیگا کہ کیڑے مکوڑے اور جانور بیماریون کے جرمون کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے ہین تو دنیا بہر مین ایک انقلاب عظیم برپا ہوگا جنگ آرائی کے فنون کے متعلق جسقدر ایجادین ہو چکی ہین وہ بہت عجیب اور بیشمار ہین مگر جب ہم انکا اس نئے علم سے جو مچہرون کے متعلق معلوم ہوا ہے مقابلہ کرتے ہین تو کچہہ بہی ان کی حقیقت نہین معلوم ہوتی بہت زیادہ عرصہ نہین گذریگا کہ وہ دماغ جو انتظام دنیا مین مصروف ہین جنگ و جدل کے مسایل سے دستکش ہو کر اپنی توجہ کو اس مجادلہ کیطرف منعطف کرین گے جو مچہرون - چوہون مکہیون اور دیگر بیمقدار جانورون کے ساتہہ چہڑ جائیگا اور جو انسان و حیوان کی بربادی و ایذا رسانی کے موجب ہوتے ہین - دنیا کے برباد اور اجاڑ مقامات کو صاف کر کے صحت بخش اور قابل آبادی بنانے کا کام کوئی ادنیٰ

بقیہ مُراسلت

الحکم نمبر ۲۶

چنانچہ حافظ جی صاحب نے سپیچ کے طور ظاہر کیا "کہ حضرت مولوی صاحبان مین سے جو شخص کہ حیات مسیح کا مدعی ہے ۔ وہ مجمع عام مین قرآن کریم اور احادیث سے بیان کرے ۔ اور مولوی صاحبان کو اختیار ہے ۔ کہ وہ اپنا وقت مقرر کرکے گفتگو کرین" اور وفات مسیح کا مین مدعی ہون ۔ خداوند تعالےٰ سے توفیق پاکر مین کلام کرونگا ۔ اس مضمون پر کہ حضرت عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پاچکے ہین ۔ زندہ بجسد عنصری آسمان پر نہین گئے ۔ اور اللہ تعالےٰ کی عادت نہین ۔ کہ بجسد عنصری آسمان پر کسی کو لے گیا ہو ۔ اور نہ اللہ تعالےٰ کی یہ عادت ہے ۔ کہ مرکر کوئی دوبارہ دنیا مین آیا ہو ۔ اور مین ثابت کرونگا ۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زندہ بجسد عنصری ماننے مین اسلام اور قرآن کریم اور ہمارے ہادی سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی (نعوذ باللہ) کسر شان ہوتی ہے ۔ اور یہہ کہا دونگا ۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب اللہ جلشانہ کے مرسل اور مامور مسیح موعود اور مہدی مسعود ہین ۔ اور اس خدا کے فرستادہ نے دنیا مین کیا کیا کار نمایان کی ہین اور اسلام کی جاتی ہوئی کشتی کو کس طرح سے پار اُتارا ہے ۔ اور خدا کی نصرتین اور تائیدین اوسکی شامل حال ہین ۔ اور یہہ بھی جتلا دونگا کہ مرزا کو نہ ماننے مین مولاے کریم اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نارضامندگی ہے نجات یافتہ وہی لوگ ہین ۔ جو اس کشتی مین سوار ہوجاوین جو اس امام برحق نے طیار کی ہے ۔ اور ثبوت مین پیش کرونگا قرآن کریم اور احادیث اور دلائل عقلی و نقلی و اقوال ائمہ دین ۔

اور فریق مخالف سے بمشورہ مولوی صاحبان مولوی ابراہیم صاحب مقرر ہوئے" ، چنانچہ اسقدر کارروائی کے بعد کہ ایسے لوگون کی آمد و رفت جاری تھی ۔ مولوی عنایت اللہ صاحب نے جو مخلص مریدون مین سے ہین ۔ وعظ فرمایا ۔ کہ اب خدا سے دعا مانگنی چاہئے ۔ کہ وہ فیصلہ کردیوے ۔ ۹ بجے دن کے قریب افتتاح جلسہ شروع ہوا ۔ پہلے مولوی ابراہیم صاحب نے حیات مسیح پر گفتگو شروع کی ۔ اور نزول مسیح پر بڑا زور دیتے رہے ۔ مگر افسوس کہ جسمانی رفعہ نہ ثابت کرسکے ۔ سارا دارمدار ان اللہ علےٰ کل شیٔ قدیر پر رکھتے رہے ۔ دعویٰ ہی دعویٰ تبلایا کوئی دلیل پیش نہ کی ۔ آیات قرآن کریم اور احادیث سے دور دور رہے ۔ اور جو دعوے باندہا ۔ اس مین بیان کیا ۔ کہ میرے پاس کتابین موجود ہین حدیث دکہلا سکتا ہون ۔ حالانکہ کارروائی جلسہ کا عین فرض یہہ تہا ۔ کہ آیت اور حدیث پڑھ سناتے ۔ کہین پنجابی شعر پڑھ سنایا ۔ اور کہین توفی کو ادھر سے اٹھایا اُدھر دے مارا اور کتاب اٹھائی ۔ رکھدی ۔ دوسری اوٹھائی مگر کوئی حدیث آیت پڑھ نہ سنائی ۔ اور ورق گردانی مین پانچ پانچ حتی کہ دس منٹ تک بھی نوبت پہونچی ۔ کہ سکتہ مین رہ جاتے ۔ اور حب سامعین کو ہنسی اور تمسخر مین پلتے ۔ کوئی ایک بات منہ سے نکال دیتے انجام کار ہونٹون پر لب ملتے اور وما قتلوہ وما صلبوہ کہتے کہتے بغیر اس کے کہ اس آیت کا ترجمہ کرتے ۔ بیٹھ گئے ۔ البتہ بیٹھے بیٹھے پھر اس قدر فرمایا کہ مین بڑا کچھہ ثبوت رکھتا ہون پھر سناؤنگا ازان بعد حافظ صاحب وزیر آبادی کا وقت آیا ۔ اور مرد میدان بن کر سب سے پہلے قرآن کریم سنایا ۔ اور مولوی ابراہیم صاحب قرآن مجید لیکر آیات قرآن کریم پڑھتے ہین اور خداداد توفیق اور ملکہ سے وہ وہ معارف بیان کئے جس کے اظہار کے لئے کوئی الفاظ نہین مل سکتے ۔ کہ آن کے حسن وخوبی کا اظہار کرون اون کے مقابل مین احادیث کہہ سنائین ۔ کسی کسی ائمہ دین کا قول بھی جو احادیث اور قرآن شریف سے مطابق ہوا ۔ پڑھ سنایا اور ایسا سماں چایا ۔ کہ گویا مدعیان حیات کو اپنی وفات نظر آرہی تہی ۔ القصہ کلام جیسا کہ حافظ صاحب پہلے بیان کرچکے تہے ۔ اپنے دعادی کو نہایت فصاحت وبلاغت سے پایۂ ثبوت کو پونچایا جس کی داد غیر احمدی لوگون نے دی ۔ افسوس کہ بوجہہ عدم موجودگی کسی مصالحہ کے اس ساری تقریر کو مین اخذ نہین کرسکا ۔

ازان بعد مولوی ابراہیم صاحب نے جواب الجواب لکچر پڑہا ۔ مضمون وہی رکہا جو پہلے ادا کرچکے تہے رفع الی السماء ہرگز ثابت نہ کرسکے" ۔

پہر مولوی صاحب نے اپنے لکچر کو ختم کردیا ۔ اور ہمارے سلسلہ کے حافظ صاحب تقریر فرمانے لگے ۔ تو حافظ امیر علی صاحب باجازت پریزیڈنٹ صاحب کہڑے ہوئے ۔ تو ذیل کی گفتگو کی ۔ جس سے ناظرین کو واضح ہوجاویگا ۔ کہ باوجودیکہ حافظ صاحب اس سلسلہ کے سخت مخالف ہین لیکن منصفانہ داد دی ۔ اس راقم کو آن سے امید نہ تہی مگر یہ اللہ تعالےٰ کی حکمت ہے کہ وہ سچائی کے سلسلہ کی رنکا دشمن اپنے ہاتھہ سے دور کردیتا ہے ۔ چنانچہ حافظ امیر علی صاحب نے کہا ۔ کہ اس جلسہ کا مین فیصلہ کرتا ہون ۔ حافظ صاحب وزیر آبادی ایک عالم اور فاضل اور مفسر خداداد ست اور اخلاص سے بہرا ہوا دل رکہتے ہین ۔ قرآن کریم سے ہی دعوے بیان کرتے ہین اور دلیل بھی ساتھہ ہی ہے ۔ مگر مولوی ابراہیم صاحب اپنا مضمون ادا ہی نہین کرسکتے ۔ نہ کوئی دعوے ہے اور نہ دلیل ہے ۔ اور موجودہ مولویان مین سے کوئی حافظ غلام رسول کے مقابلہ کا نہین ہے سبحان اللہ فیصلہ وہ سُناتا ہے ۔ جو ہمارے سلسلہ کا سخت منکر ہے ۔ الحمد للہ علےٰ ذالک ۔ اور مولوی صاحبان جو ورق گردانی اور حدیثون کی تلاش مین ادہر کا اودہر اور اُدھر کی ادہر کتابین ٹپک رہے تہے ۔ ٹہنڈی سانس لینے لگے ۔ اور چہرہ پہ ایک رنگ آتا دوسرا جاتا تہا ۔ اور گواہی مل رہی تہی ۔ کہ حق آگیا اور باطل اُڑگیا ۔ اور لوگون مین حق پسندی کا نعرہ بلند ہوا" پھر حافظ غلام رسول صاحب نے غیر احمدی لوگون کے اصرار پر قرآن کریم مین سے رکوع عباد الرحمٰن پ ۱۹ سنانا شروع کیا ۔ اور اخلاقی مضامین پر وعظ فرمایا ۔ اور وہ معارف بیان کئے ۔ کہ ناظرین سے سوائے جزاک اللہ اور مرحبا کے کچھہ موہنہ سے نہ نکلتا تہا ۔ اور قرآن کریم سے ایسا نقشہ دلون پر نقش کیا کہ امام برحق کی صداقت پر کئی آیات قرآن کریم مزین ہین بوڑھے اور جوان لوگ کہہ رہے تہے کہ سبحان اللہ ایسے ایسے لوگ مرید مرزا کے ہین ۔ مرزا صاحب واقعی مہدی اور مسیح ہین ۔ (بھائی آسین تان واڈیان کرکے ضرور قادیان جاوینگے ۔ اور بیعت کران گے) مخالفانہ مولویون کی جماعت خالی ہاتھہ آئی اور خالی چلی گئی ۔ اور جلسہ ختم ہوا" ۔

اس موقع پر مین تعریف کرونگا اور دعا کرونگا اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے دعا چاہتا ہون ۔ حق مین چوہدری نکہن نمبردار مولو چک کے ۔ جس نے حق مہمان نوازی عمدہ طور سے بہ اسلوبی انجام دیا ۔ اور سلسلہ عالیہ مین داخل ہونیکا راقم اور چند احباب دیگر کے پاس اقرار کیا اگر تمامی قومی بہائی اس طریق سے فیصلہ کرتے ۔ تو کب کا فیصلہ ہوجاتا مگر وہ آنکھہ نہین رکہتے ۔ اور وہ دل نہین رکہتے جس سے یہ امام دیکہا اور قبول کیا جاتا ہے ۔

آخیر مین اپنے مہربان اور محسن گورنمنٹ کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے ۔ جس مین یہہ مذہبی آزادی حاصل ہے ۔ حسن خوبی انتظام امن خلائق کی وجہ سے ۔ پولیس کانسٹبل بھی وہان وردی پہنے کہڑا تہا ۔ کیا محسن گورنمنٹ ہے ۔ ابھی کل کا زمانہ سکہہ صاحبان کا بہت سے آدمی ہونگے" ۔

جنہون نے بچشم خود دیکہا کہ کیسی بے امنی اور گہبراہٹ کا زمانہ تہا ۔ مگر خالصہ جیو جلدی ہی کافور ہوگئے ۔ خداوند تعالےٰ سے دعا ہے کہ اس سلطنت مین زیادہ برکت کرے ۔ کیونکہ یہہ مبارک زمانہ ہمارے ہادی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے عین مطابق ہے ۔ یعنی کہ وہ وقت امن کا ہوگا ۔ سبحان اللہ والحمد للہ کہ اس امام برحق نے ہمین ان باتون کا وقت پر پتہ بتا دیا" اب حافظ غلام رسول صاحب سے احمدیہ جماعت نے اصرار کیا کہ وہ چند روز اس نواح ٹہر کر تبلیغ کرین حافظ صاحب کو اگرچہ چند ایک کام ضروری تہے مگر وہ مخلصانہ جماعت کی درخواست کو نامنظور نہ کرسکے ۔ اور تجویز قرار پائی ۔ کہ سوموار سے بدہ وار تک جانب مواضعات کو سونا ڑ رہینگے اور جمعہ موضع پیرکوٹ مین ہوگا ۔ اس مشورہ کے بعد احمدی جماعت منتشر ہوئی ۔ اور جمعہ مبارک موضع پیرکوٹ مین ہوا ۔ قریباً ۳½ صد مردمان کے انبوہ مین جمعہ ہوا ۔ مختلف دیہات سے لوگ شامل وعظ تہے ۔ قریباً ۴۰ کس مردمان نے بیعت کی لئے خط بحضور حضرت امام صاحب قادیان مرسل کئے ۔ اور ایک فہرست طیار کی گئی جمعہ مین جو رقت طاری ہوئی ۔ اوس کی کیا کیفیت بیان کی جاوے اکثر لوگون کو وجد ہوا" اور آسمانی بارش ہوتی ہوئی دکہائی دیتی تہی ۔ اور معلوم ہوتا تہا ۔ کہ آج موضع پیرکوٹ مین رحمت الٰہی تقسیم ہورہی ہے ۔ اور وہ میدان دائرہ جو بوجہ عدم گنجائش مردمان نماز کے لئے مہیا کیا گیا تہا وہان خدا کا قرآن پڑہا گیا ۔ ابھی کل کا ذکر ہے کہ وہان کنجریون کا مجرا یہہ جاٹ کرایا کرتے تہے ۔ اور دعائے مغفرت کی گئی ۔ حق مین مولوی جلال الدین صاحب مرحوم کے جو حضرت اقدس کے مخلص مریدون مین سے تہے ۔ اور تالیف براہین کے وقت سے حضرت کے خدامون مین سے تہے" مولوی صاحب مرحوم کے چہہ بیٹے ہین جو دردمندانہ اخلاص رکہتے ہین اور جوش بہری طبیعتون سے تبلیغ حق مین معروف .... رہتے ہین ۔ احمدی جماعت کیلئے خصوصاً دیہات کے رہنے والون کے لئے چیلنج ہے ۔ کہ وہ اس جماعت کا نمونہ ملاحظہ کرین اور سبق حاصل کرین ۔ ازان بعد حافظ صاحب جماعت کے مواضعات جیید کے ۔ جہلیانوالہ ۔ شہری شاہ عبد الرحمان کو روانہ ہوئے ۔ اور اسی راستہ وزیر آباد جاوینگے" ۔ حافظ

خبرون کا گلدستہ

السعادۃ کے محلہ خاصکوی مین جسمین سب یہودی رہتے تھے ۱۳ - ربیع الثانی شنبہ کی رات کو آگ لگ گئی - چونکہ مکانات لکڑی کے اور باہم ملے ہوئے تھے اور ہوا نہایت تیز چل رہی تھی - پانی کہین قریب نہ تہا - اسلئے آگ چارون طرف پہیل گئی - ان سب باتون کے علاوہ یہودیون کی مذہبی روک نے اور بھی غضب ڈھایا کہ شنبہ کی رات اور شنبہ کے دن کو وہ آگ کی طرف ہاتھ نہین اوٹھاتے - نتیجہ یہ کہ چند منٹون مین ایک سو گہر اور چہ دکانین جل گئین - یہودیون کا ایک مدرسہ بھی جلکر خاک سیاہ ہو گیا - آخر افسران کمیٹی نے بڑی محنت اور جانفشانی سے اس خانمان سوز آگ کو فرو کیا -

احمد آباد مین ۲۳ و ۲۴ جولائی کو ۲۷ انچہ راجکوٹ مین ۱۲ - انچہ اور سورت مین ۵½ انچہ بارش ہوئی - دریائے تاپتی - نربدا - ماہی اور سیندی نہایت طغیانی پر ہین - برہانپور مین سخت پانی برسا تاپتی سورت کے قریب معمولی سطح سے ۳۰ فٹ زیادہ چڑھ گئی - اکثر مقامات پر راستے بند ہوگئے ریلوے لائنین ٹوٹ گئین ٹیلیگراف کو نقصان پہونچا -

مدراس کے نواح سے شہر مین کثیر التعداد آدمی بیکاری اور فاقہ سے تنگ آکر آگئے - انمین کئی کیس ہیضہ کے بھی ہو چکے ہین - اگر کوئی انتظام نہ ہوا تو شہر کی آب و ہوا کے خراب ہوجانیکا اندیشہ ہے -

مقام ڈلہیہ مین کثرت بارش سے سخت نقصان ہوا - پنٹور جمنٹ کی بارگین سیلاب سے بہہ گئین - یک صد بندوقون سے زیادہ اور بہت سا گولی بارود پانی مین ڈوب گئے تھے جواب نکالے جا رہے ہین -

لاہور کا ایک اخبار مندرجہ ذیل درخواست کسی شخص کیطرف سے گورنمنٹ کی خدمت مین پیش کر کے اوس کو معقول بھی بتلاتا ہے - جناب عالی باادب ملتمس ہون کہ مین تہرڈ مڈل مین تعلیم پاتا ہون اند بٹولر کے کلام سے واقف ہون حضور کا مذہب عیسائی اختیار کرنا چاہتا ہون بشرطیکہ مجھے خوبصورت لیڈی اور اچھی ملازمت دلا دی جائے -

آسام مین ایک قسم کی بیماری پھیل گئی ہے جسے کالا آزار کہتے ہین گورنمنٹ آسام اس کے دفیعہ کے لیئے ساعی ہے -

---

برہما کے ضلع ماہن کے ایک موضع چانگ گیاسو مین کسی درخت مین برگد کا بوٹا تقریباً گز بہر صرف ایک شب مین نکل آیا - اسکا رنگ بالکل سنہرہ ہے اور بیل کیطرح دوسرے درخت پر لپٹا ہوا ہے - اس کے سرے سے شفاف پانی ٹپکتا ہے - جو امراض کے لئے سفیہ بتایا جاتا ہے بیشمار آدمی اسکی پرستش کرنے لگے اور مریض تندرست ہو کر جاتے ہین - لوگ اسکو ناخن یا چاقو سے چھیلتے بھی ہین - لیکن یہ اندر سے بھی سنہرا نکلتا ہے - اور [illegible] واحد [illegible] ہوجاتا ہے -

اٹلی کے مقام [illegible] مین یکم جون کو بوقت ۲ بجے صبح کے جو شدید زلزلہ آیا اس سے ۴۲۸ آدمی آدمی مر گئے - اور ایکہزار ۳ سو زخمی ہوئے - ۹۰ فیصدی مکانات دوبارہ تعمیر کئے جائینگے - کلیسا مین صبح کی نماز ہو رہی تہی - اس حادثہ کیوقت سب لوگ بے حواس ہو کر بہاگے - اسمین دو آدمی کچلکر مر گئے اور بہت سے کم و بیش زخمی بھی ہوئے اب تک بھی ہلکی حرکتین محسوس ہوتی ہین

کیلیفورنیا مین ایک جہاز کا بائلر پھٹ گیا صحن جہاز جدا ہو کر خلا مین اڑ گیا ۴۹ - آدمی ہلاک ۸۰ زخمی ہوئے - ۲۱ کی نعشون کا پتہ نہ لگا -

امریکہ مین کالا راڈینامی ایک صحرا ہے جہان سخت سے سخت بارش ہونے پر بھی زمین پر ایک قطرہ نہین گرتا - بلکہ سب ہوا ہی مین جذب ہو جاتا ہے - یہان گرمی اکثر ۱۲۸ درجہ پر رہتی ہے -

ایک سائنس دان نے دریافت کیا ہے کہ اکثر غور و خوض مین مصروف رہنے سے انسان کی خوبصورتی مین اضافہ ہوتا ہے -

از کانگڑہ (۲۸ - جولائی) آج رات کے ۳ - اور ۴ بجے کے مابین کانگڑہ مین ایک اور زلزلہ محسوس ہوا دو جھونکے آئے - یہ زلزلہ پہلے زلزلون سے جو کبھی کبھی ہوتے رہتے ہین کسیقدر زیادہ ہوا - لوگ گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے - اور ایک شور محشر بپا ہو گیا ڈرے ہوئے اور مصیبت زدہ لوگ اب ان زلزلون کے باعث اپنی زندگی سے مایوس ہو چکے ہین - اور اس پر طرہ یہ کہ ہر روز ایک نہ ایک متوحش خبر کانگڑہ مین پہیل جاتی ہے جو مزید مایوسی کا باعث ہوتی ہے - خدا اپنا رحم کرے - بارش کے وقت جب برق کا زور ہوتا ہے اور چھوٹے بڑے [illegible] ہین اور خدا یاد آتا ہے - اور تمام رات آنکھون مین کٹ جاتی ہے -

کلکتہ مین سخت بارش - ۲۸ - جولائی کا تار مظہر ہے کہ کلکتہ مین ۲۴ - گھنٹون سے سخت بارش ہو رہی ہے - تالاب بھر گئے ہین بازارون مین سیلاب آیا ہوا ہے گاڑیون کی آمد و رفت بند ہے کچھ مکانات بھی گر گئے ہین کثیر التعداد کلرک و دیگر پہنچ [illegible]

اسکے احکام پر حاضر ہونے کے ناقابل ہین -

زلزلہ کا دھکا

پروفیسر اموری اور اسکے ہم خیال سمجھے تھے کہ دو سو سال تک کوئی زلزلہ آنیوالا نہین - لیکن خدا تعالٰے کا کون مقابلہ کر سکتا ہے - ۲۶ - جولائی کی صبح کو جو زلزلہ آیا وہ بالاتفاق تسلیم کر لیا گیا ہے کہ کسی صورت مین وہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ سے کم نہ تہا - صرف اتنا فرق تہا کہ ۴ - اپریل کا زلزلہ بہت دیر تک رہا اور ۲۶ - جولائی ۱۹۰۵ء کا زلزلہ بہت ہی کم عرصہ تک رہا - چنانچہ سول ملٹری گزٹ رقمطراز ہے کہ ۲۶ - جولائی کو ۳ بجے صبح کے شملہ مین ایک شدید زلزلہ آیا بہت لوگ خوف کے مارے اپنے مکان چھوڑ کر باہر نکل پڑے اور اگرچہ یہہ زلزلہ بہت تھوڑی دیر رہا مگر اکثر لوگون کا بیان ہے کہ یہ زلزلہ بھی ۴ اپریل کے بعد سخت زلزلہ تہا فیروزپور مین بھی اسی تاریخ ۳ بجکر ۵ منٹ پر زلزلہ آیا اور اسے بھی سخت بتایا جاتا ہے مسوری مین بھی زلزلہ آیا -

کیا ایسی حالت مین کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ایک رنگ مین پوری نہین ہوئی - اسے بندگان خدا خدا کے فرستادہ کی تکذیب سے باز آجاؤ ! اور خدا کے نشانات کو مت جھٹلاؤ -

---

نبگہ ضلع جالندہر سے خبر آئی ہے کہ اسی تاریخ کو یہہ زلزلہ سخت محسوس ہوا - سوئے ہوئے لوگ بیدار ہو گئے - ایک احمدی کے گھر کے پاس کچھ ہندو رہتے ہین وہ زلزلہ کو دیکھکر کہنے لگے کہ مرزا صاحب کا کہنا ٹھیک ہوتا جاتا ہی -

---

ماہل پور ضلع ہوشیارپور سے میان علی اکبر اطلاع دیتے ہین کہ ۲۶ - جولائی ۱۹۰۵ء کو شدید زلزلہ آیا لوگ گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور چارون طرف شور و غوغا مچ گیا -

---

گورداسپور سے اخبار زمیندار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اسی تاریخ اور اسی وقت پر ایسا زلزلہ آیا کہ تمام لوگ خواب سے بیدار ہو کر خدا خدا پکارنے لگے اگرچہ شدت کے ساتھ تو دو ایک جھکولے آئے لیکن اسکا اثر تقریباً پانچ منٹ تک رہا - شوالہ گنیش گر کے متصل جو تالاب ہے اسکے کنارہ پر پیپل کا ایک درخت اسی زلزلہ کے صدمہ سے گر گیا -

---

شمالی ہند کے مختلف حصون سے اس زلزلہ کی خبرین آئی ہین - کچھ تفصیلی حالات بشرط ضرورت آئندہ درج ہون گے -

انتقال

ہر کہ آمد بجہان اہل فنا خواہد بود
وانکہ پائندہ و باقی ہست خدا خواہد بود

۲۰ - جولائی ۱۹۰۵ء بروز جمعہ قبل نماز عصر حضرت حکیم الامت کی اہلیہ کلان نے ایک عرصہ کی بیماری کے بعد اس جہان سے رحلت کی - انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحومہ کا جنازہ انکی دلی خواہش کے ..... موافق حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کثیر جماعت موجودہ قادیان کو لیکر پڑہا اور دیر تک دعائے مغفرت فرماتے رہے - ہم مرحومہ کی زندگی پر ایک مختصر سا نوٹ اگلی اشاعت مین انشاء اللہ دونگا - فی الحال اسی پر اکتفا ہے کہ اللہ تعالٰے اسے اپنے جوار رحمت مین جگہ دے - آمین -

---